بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

سنہ ۱۳۱۸

عام قیمت سالانہ پیشگی ۳/

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد	دار الامان قادیان یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء	نمبر ۳۵

ضروری باتیں

اخبار الحکم کو موقت الشیوع اور مفید پرچہ بنانے کے لئے اکثر احباب کے مشورہ سے یہ قرار پایا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے اس قاعدہ پر خصوصیت کے ساتھ عمل کیا جاوے کہ بدون **وصول قیمت** کسی کے نام اخبار جاری نہ ہو اور چونکہ موجودہ حجم کافی نہیں اس لئے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سے بفضلہ تعالیٰ اسکا حجم سردست ۱۶ **صفحہ** اور اس کے بعد موقع مناسب پر ۲۰ اور پھر ۲۴ صفحہ تک بڑھا دیا جاوے۔ حضرت مولانا **مولوی عبدالکریم صاحب نے**

ہفتہ وار مضمون عطا فرمانیکا حتمی وعدہ فرمایا ہے

اس قسم کی تغییر و تبدیل سے چونکہ قیمت دینے والے احباب کی تعداد بہت ہی کم رہ جاوے گی جیسا کہ اسوقت بھی کوئی ایک ہزار روپیہ سے زائد بقایا بتلاتا ہے اور اخراجات بڑھ جاوینگے مشار الیہ احباب کے ہی مشورہ اور تحریک سے شروع سال سے اخبار الحکم کی قیمت میں بھی تبدیلی کی گئی ہے اور یہ قیمتیں ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء تک وصول ہونی چاہیئیں تاکہ آئندہ کے لئے کاغذ وغیرہ ضروری چیزوں کا اکٹھا ذخیرہ بہم پہونچایا جاوے۔

شرح پیشگی قیمت اخبار الحکم بابت سنہ ۱۹۰۱ء

پچاس روپیہ سے زائد آمدنی والی احباب
عہ سالانہ
پچاس روپے اور پچاس سے کم
عمہ سالانہ

یاد رہے کہ بدون وصول قیمت ہرگز ہرگز اخبار جاری نہ ہوگا۔
اس تجویز کے متعلق ایک ضروری چٹھی عنقریب ناظرین اخبار کی خدمت میں پہونچے گی۔

حضرت اقدس کی پاک باتیں

گذشتہ اشاعت سے آگے

فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے بدظنی بہت بری چیز ہے انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہونچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔

اپنے تائیدی نشانوں پر گفتگو

اگر بدظنی کا مرض نہ بڑھ گیا ہوتا تو بتلاؤ کہ ان مولویوں کو جنہوں نے میری تکفیر اور ایذا دہی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی کونسی وجوہ کفر کی اور میری تکذیب کی نظر آئی تھی میں نے پکار پکار کر اور خدا تعالیٰ کی قسمیں کھا کھا کر کہا کہ میں مسلمان ہوں قرآن کریم کو خاتم الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتا ہوں۔ اور اسلام کو ایک زندہ مذہب اور حقیقی نجات کا ذریعہ قرار دیتا ہوں خدا تعالیٰ کی مقادیر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہوں۔ اسی قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں اتنی ہی نمازیں پڑھتا ہوں رمضان کے پورے روزے رکھتا ہوں پھر وہ کونسی نرالی بات تھی جو انھوں نے میرے کفر کے لئے ضروری سمجھی نہیں جانتے۔ وہ اپنے گندے اعمال اور زندگی کو نہیں دیکھتے۔ وہ زمین اور آسمان پر غور اور تدبر کر کے یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ان مصنوعات کا خالق ہے

لیکھرام کے نشان سے مولویوں نے کیا فائدہ اٹھایا؟ پھر آتھم کی پیشگوئی سے کیا فائدہ حاصل کیا۔ اللہ اللہ کیسی صاف نکلی بلکہ اسکو مشکوک کرنے کی سعی کی حالانکہ اس میں اگر کوئی الزام باقی ہے تو آتھم پر جسنے اپنی خاموشی اور ہمارے مطالبات کے جواب ندینے سے اُس کی سچائی پر مہر کر دی۔ جبکہ اُس میں صریح شرط موجود تھی پھر ایک قانونی طبیعت کا آدمی بھی اس کے دو ہی معنے کرے گا ایک یہ کہ اگر شرط کی رعایت کرے تو بچ رہے ورنہ مر جاوے پھر بچ جانے کی صورت میں **مومن** کو چاہئے تھا کہ وہ اس امر کو تنقیح طلب قرار دیتا کہ آیا اس نے رعایت کی یا نہیں۔؟

یاد رکھو یہاں تو صریح اور صاف شرط موجود تھی کہ **بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے** لیکن بعض انذاری پیشگوئیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ بظاہر اُن میں کوئی شرط نہیں ہوتی اور حقیقت میں وہ مشروط ہوتی ہیں **یونس** نبی کا قصہ صاف موجود ہے تفسیروں میں دیکھ لو کیا لکھا ہوا ہے باوجودیکہ ایک ایسی نظیر قرآن شریف اور تمام کتب سابقہ میں موجود ہے لیکن ہمارے معاملہ میں اسی بدظنی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ایک مقررہ قانون کی بھی پروا نہیں کرتے حالانکہ اس میں صریح شرط موجود ہے اور اُس کا زندہ رہنا اور بچ جانا اس امر کی دلیل ہے کہ اس نے اس شرط سے فائدہ اٹھایا۔ مگر اس شرط سے فائدہ اٹھانے کی ہمارے پاس تو اس سے بھی بڑھ کر دلائل ہیں۔ جو ایک موٹی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے ہماری طرف سے متواتر اشتہار پر اشتہار جاری ہوئے اور اُس کو دعوت کی گئی کہ تم **قسم** کھاؤ اور اگر جھوٹی قسم کی پاداش میں ایک سال کے اندر ہلاک نہ ہو جاؤ تو میں اپنے آپکو جھوٹا قرار دونگا اور اس قسم کیلئے **چار ہزار روپے** تک انعام بھی دینا چاہا۔ اور یہ بھی ثابت کر کے دکھلا دیا کہ **بائبل** سے ایسی **قسم** کا کھانا گناہ نہیں بلکہ انکار کرنا گناہ ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر نالش کرو۔ پادریوں نے بھی اُسکو اکسایا اور ترغیب دی کہ تم نالش کرو۔ لیکن باوجود کوششوں پر بھی وہ میدان میں نہ آیا۔ اور اپنی خاموشی اور اسلام پر نکتہ چینی اور اس کے خلاف تحریروں کی اشاعت سے رک کر اس نے بتلا دیا کہ حقیقت میں پیشگوئی کے موافق اس نے شرط سے فائدہ اٹھایا۔

پیشگوئی میں شرط کا موجود ہونا خود ایک پیشگوئی ہے۔ اگر اس نے شرط سے فائدہ نہیں اٹھانا تھا تو اسکو مشروط کرنے کے معنی ہی کیا ہوئے۔

اب ایک متدین اور خدا ترس کو چاہیئے کہ سوچے کہ آیا آتھم نے رجوع الی الحق کی شرط سے فائدہ اٹھایا ہے یا نہیں اور قسم کھانا اگر خلاف شرع تھا تو کلارک اور ریورنڈ وغیرہ عیسائیوں نے قسم کھائی تھی یا نہیں علاوہ ازیں ہم نے تو ثابت کر کے دکھا دیا تھا کہ فیصلہ صحیح کے لئے قسم کھانا عیسائی پر واجب ہے۔

غرض یہ پیشگوئی مشروط تھی وہ سراسیمہ رہا۔ شہر بشہر پھرتا رہا اگر اسکا خداوند مسیح پر پورا یقین اور بھروسا ہوتا پھر اس قدر گھبراہٹ کے کیا معنے؟ لیکن ساتھ ہی جب اُس نے اخفاء حق کیا اور ایک دنیا کو گمراہ کرنا چاہا کیونکہ اخفاء حق بعض نادانوں کی راہ میں ٹھوکر کا پتھر ہو سکتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے صادق وعدہ کیموافق ہمارے آخری اشتہار کے سات مہینہ

کے اندر اسکو دنیا سے اٹھا لیا - اور جس موت سے وہ ڈرتا اور بھاگتا پھرتا تھا اُس نے اُسکو آلیا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آتھم کے معاملہ میں لوگوں کو کیا مشکل پیش آسکتی ہے اس قدر قوی قرائن موجود ہیں اور پھر انکار!!! قرائن قویہ سے تو عدالتیں مجرم کو پھانسی دے دیتی ہیں غرض یہ آتھم کا ایک بڑا نشان تھا اور **براہین احمدیہ** میں اس نشان کیطرف صاف اور واضح لفظوں میں **الہام** درج ہو چکا ہے -

پھر **جلسہ مذاہب** کا نشان ایک بڑا نشان ہے خواجہ کمال الدین صاحب اور بہت سے دوست اسبات کے گواہ ہیں اور وہ قسم کھا کر بتلا سکتے ہیں کہ قبل از وقت اُنکو بتلا دیا گیا تھا اور اشتہار چھپا کر شائع کر دیا گیا تھا کہ **ہمارا مضمون بالا رہا** اور ٹھیک اسی **الہام** کے موافق یہ نشان ہزارہا انسانوں کے روبرو پورا ہوا اور اردو انگریزی اخبارات نے متفق اللفظ ہو کر اقرار کیا کہ ہمارا مضمون سب سے بڑھکر رہا۔

پھر جو **مقدمہ اقدام قتل عمد** کا قائم ہوا جس میں ڈاکٹر کلارک جیسے لوگ شامل تھے اور مولوی محمد حسین نے بھی جاکر گواہی دی اور رام بھجدت وکیل مشہور آریہ بھی پیروی مقدمہ کے لئے آیا - کئی سو آدمی اس امر کے گواہ موجود ہیں - کہ کسطرح پر قبل از وقت اس مقدمہ کی ساری کیفیت اور صورت سے اطلاع دی گئی اور آخر **بریت** کی بھی اطلاع دیدی جو اللہ تعالیٰ نے **ابرار** (بے قصور ٹھہرانا) کے الہام سے خبر دی تھی -

یہ خدا کے غیب کی باتیں ہیں کیا انسانی طاقت میں ہے کہ اس طرح پر پیشگوئی کر سکے اور ایسی وقت میں کہ ابھی مقدمہ کا نام و نشان بھی نہیں اسکا سارا نقشہ کھینچکر دکھلایا جاوے -

پھر **لیکھرام** کا نشان ایک شمشیر برہنہ کی طرح تھا پانچسال پیشتر بذریعہ اشتہارات فریقین کیطرف سے یہ پیشگوئی شائع کی گئی - اور خود لیکھرام جہاں جاتا اس پیشگوئی کو سناتا - اس میں کوئی شرط نہ تھی - اور وہ صاف تھی - اگر وہ زندہ رہتا - تو بے شک قیامت برپا ہو جاتی - لیکن یہ بہت ہوتا اگر خدا تعالیٰ کی باتیں نہ ہوتیں بے شک پھر انجام رسوائی کے ساتھ ہوتا کیا محمد حسین چپ رہتا؟ اب بھی جب کہ یہ نشان پورا ہو گیا اور لاکھوں انسانوں نے اس پیشگوئی کی صداقت کو تسلیم کر لیا وہ کہتا ہے کہ جماعت کے کسی آدمی نے قتل کر دیا ہو گا افسوس یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ وہ مرید کیسا خوش اعتقاد ہو گا جو ایسے پیغمبر پر کبھی اعتقاد رکھ سکتا ہے جو اُسے قتل کی ترغیب دے اور اپنی پیشگوئیوں کو اپنی صداقت کا معیار قائم کرے اور پھر ان کے پورا کرنے کے لئے مریدوں کو ناجائز وسائل اختیار کرنے کی تعلیم دے؟ شرم ہے ایسے خیالات پر -

جو لوگ اس قسم کا خیال رکھتے ہیں وہ گویا ہماری **نیک نہاد - انصاف پرور** اور ہوشیار **گورنمنٹ** کو بھی بدنام کرنا چاہتے ہیں - گورنمنٹ نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا لیکھرام کے قتل کے متعلق اُس نے پوری سرگرمی سے تحقیقات کی لیکن **ہمارا اور ہماری جماعت کا دامن اس خون سے**

بالکل پاک صاف ثابت ہوا

افسوس یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ کیا لیکھرام نے میرے کسی باپ اور دادا کو قتل کر دیا تھا؟ اُس نے میری ذات کو کسی قسم کی کوئی تکلیف اور ایذا نہیں دی - ہاں اُس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر وہ گستاخانہ حملے کئے اور وہ بے ادبیاں کیں کہ میرا دل کانپ اُٹھا اور میرا جگر پارہ پارہ ہو گیا تو مینے اُسکی بے ادبیوں اور شوخیوں کو ٹکڑے ہوئے دل کے ساتھ خدا کے حضور پیش کیا - اس نے اُن شوخیوں اور گستاخیوں کے عوض میں اسکی لعنت مجھے یہ پیشگوئی عطا فرمائی پھر اسی پیشگوئی میں اسکی موت وقت موت صورت موت وغیرہ امور کو بخوبی بتلایا گیا تھا - ہاتھ کا قتنا بنایا جانا اور **بترس از تیغ بُرّان محمد** کہنا یہ سب امور واضح طور پر درج ہیں - اب کوئی بتلاوے کہ کیا اسوقت جبکہ وہ ابھی چوبیس پچیس برس کا نوجوان تھا - پانچ سال پیشتر اس قسم کی اطلاع دینا انسانی منصوبہ اور دخل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں - یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے انسانی طاقت انسانی فہم و فراست سے بالاتر اور بالاتر ہے -

باقی آیندہ

پیر گولڑی

کے متعلق جو **رپورٹ** مفتی **محمد صادق صاحب** نے لکھی ہے، اور جو عنقریب چھپکر شائع ہونے والی ہے اس کے متعلق درخواستیں مع آدھ آنہ کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل حکیم محمد حسین صاحب قریشی کے پتہ سے آنی چاہئیں -

مراسلت

جائنٹ سکرٹری صاحب انجمن فرقانیہ لاہور مندرجہ ذیل سطور بغرض اندراج الحکم ارسال کرتے ہیں۔
ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

جب خدا تعالیٰ کسی مقدس بشر کو اصلاح خلق کے لئے مامور فرماتا ہے تو وہ بے باک گروہ جن پر شیطان نے تسلط کیا ہوتا ہے جب چاروں طرف سے اپنے زور کو خرچ کرکے اُسکا مقابلہ کرنے سے عاجز آجاتی ہیں تو آخر یہ حیلہ کرتے ہیں کہ اُنھیں عبادت گاہوں سے اپنے مولا پاک کے آگے سربسجود ہونے سے روکدیا جائے۔ کہیں یہ حجتیں پیش کی جاتی ہیں کہ یہ معبد ہماری قوم کا ہے کہیں یہ کہ ہم اس کے بوجہ قرب سکونت حقدار ہیں اور کہیں یہ کہ معابد ہمارے موروثی ہیں۔ غرض کچھ نہ کچھ حیلہ بہانہ بناکر وہ یہ کوشش کرنا چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے اس قوم کا رشتہ ٹوٹ جاوے۔ کیونکہ مقدس مصلح جو خدا سے ٹوٹے ہوئے پیوند کو جوڑنے کے لئے آتا ہے اُسکی مخالفت کا بیڑا اُٹھانیوالے اُسی وقت حق مخالفت ادا ہوا سمجھتے ہیں جب وہ اُن ظاہر پرستوں کا خدا سے پیوند ٹوٹا ہوا دیکھیں۔ اور اس لئے وہ ہر طرح سے خدا کے ساتھ پیوند توڑنے کا سامان بہم پہونچاتے رہتے ہیں۔ مکہ معظمہ سے سرور کائنات کو نکالا تو اسی لئے اور اسی دعوے سے یہی سنت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اس مقدس خلیفہ حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاکسار جماعت لاہور کے ساتھ پوری ہوئی۔

پبلک اس بات کو خوب جانتی ہے کہ مسجد گمٹی کے متولی اور امام **مولوی غلام حسین** صاحب ہیں اور اس تولیت پر وہ کئی پشت سے قائم ہیں اور سنہ ۱۸۹۱ء سے حضرت اقدس مرزا صاحب کے مرید اس مسجد میں مولوی صاحب کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں اور ہفتہ وار جلسہ قرآن شریف کرتے ہیں۔ اب سائیں مہر شاہ کے لاہور آنے سے مخالفین کی آتش حسد مشتعل ہوئی اور انھوں نے نادان اہل محلہ کو اُکسایا کہ تم ان کو اس مسجد سے نکالدو چنانچہ انکو ترغیب دیکر جمعہ کے روز مسجد کو تالا لگوا دیا نمازوں سے روکنے کے لئے جماعت کے وقت مسجد میں مجمع کرنا شروع کردیا اور جلسہ کے دن شام سے آکر مولود پڑھنا شروع کررکھا۔ لیکن یہ خدا کا فضل ہے کہ اُنکے تمام منصوبے دل کے دل ہی میں رہے اور خدا نے اپنے فضل سے اس غریب جماعت کی خاکساری پر نظر رحمت فرماکر دستگیری کی اور فیصلہ ہوگیا کہ آیندہ مخالفین نمازوں سے ہمیں نہ روکیں گے اور اپنا امام اُٹھا لیں گے۔ صرف ایک درخواست انھوں نے کی کہ مولوی صاحب اکثر وقت مسجد میں رہا کریں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن کا کام جو درمیان میں بعض مشکلات اور رکاوٹوں کیوجہ سے بند ہوگیا تھا اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء سے پھر شروع کردیا گیا ہے جن لوگوں نے پیشگی قیمت عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا وہ اپنے وعدے پورے کرکے خاکسار مینجر کو مدد دیں اور آخر اکتوبر تک اپنی قیمتیں بھیجدیں ورنہ اس کے بعد قیمت مابعد کے حساب سے دینی ہوگی اور پیشگی قیمت دینے والوں کے حقوق حاصل نہ ہوں گے۔

خاکسار ایڈیٹر الحکم

عیسائیوں کیلئے

چونکہ حضرت اقدس **مسیح موعود** ادام اللہ فیوضہم نے جو **صلیب** پرستی اور **مردہ** پرستی کو پاش پاش کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں **عیسائیوں** کی حالت زار پر رحم کرکے ارادہ فرمایا ہے کہ وقتاً فوقتاً اُن سوالات کا ایک سلسلہ شائع فرمائیں جو عیسائی مذہب پر وارد ہوتے ہیں اور اُن سے جواب کا مطالبہ کریں اسلئے ہم بھی بقدر امکان اس سلسلہ کو شروع کرتے ہیں اُمید ہے کہ ہمارے عیسائی ہمعصر تحقیقی جواب سے مشکور فرمایا کریں گے اور جواب دیتے وقت ہمارے پورے مضمون کو درج کیا کریں گے کیونکہ اس طریق پر احقاق حق اچھی طرح پر ہوجاتا ہے اور اگر وہ بجائے متانت روی کے گالیوں پر اُتر آئیں تو ہم انکو معذور سمجھکر مخاطب بھی نہ کریں گے ہمارا ارادہ ہے کہ اسطرح پر اناجیل کی پڑتال کریں۔ (ایڈیٹر)

لطائف الاناجیل

نمبر اول

متی باب اول

لطیفہ (۱)

مسیح ابن داؤد ابن ابراہام کا نسب نامہ عیسائی اپنے اعتقادات کے لحاظ سے تو مسیح کو ابن خدا بلکہ خدا کہدیتے ہیں اور اسکو انبیاء سابق سے بالکل نرالی مخلوق تصور کرتے ہیں مگر چونکہ بغیر تعلق انبیاء سابق پر مسیح کا نبی ثابت ہونا محال ہے جس کا ثبوت خود یہ نسب نامہ ہی اسواسطے مصنف نے نسب نامہ میں مسیح ابن داؤد ابن ابراہام کی سرخی دیدی ہے۔ اس سے اہل بصیرت کو

مولا
غلام

مصنف کے اعتقاد کا پتہ لگ سکتا ہے کہ وہ مسیح کو خدا یا ابن خدا نہیں مانتا تھا ورنہ ایسے وجود کے واسطے جو غیر مخلوق ہو۔ نسب نامہ تجویز کرنا چہ معنی دارد۔ مگر اس میں ایک عجیب بات اور ہے کہ مسیح کو ابن داؤد ہونے سے انکار ہے بلکہ عار ہے دیکھو

متی کی انجیل باب ۲۲۔ آیت ۴۱۔ مسیح نے فریسیوں سے پوچھا۔ مسیح کے حق میں تمہارا کیا گمان ہے۔ وہ کس کا بیٹا ہے۔ وے بولے داؤد کا۔ اس نے انسے کہا پھر داؤد روح کے بتانے سے کیونکر اُسے خداوند کہتا ہے تو وہ اسکا بیٹا کیونکر ٹھہرا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسیح ابن داؤد غلط ہے بلکہ داؤد ابن مسیح چاہیئے تھا۔

لطیفہ (۲)

اسی نسب نامہ میں مسیح کے بزرگان میں سے ایک صاحب یہودا نامی ہیں جنکو ابن یعقوب ابن اسحاق لکھا ہے گویا حضرت یوسف کے بھائی ہیں۔

بائبل میں لکھا ہے کہ ان حضرت کے تین صاحبزادے تھے۔ عیر۔ اونان سیلہ بڑے صاحبزادہ کی ایک بیوی تھی تمر نام جب عیر مر گیا تو یہودا نے اونان کو کہا کہ تو تمر کے پاس جا اور اپنے بھائی عیر مرحوم مغفور کی نسل چلا۔ اس نے اس سودے میں اپنا نقصان سمجھا سچ بھی ہے کام کسی کا نام کسی کا۔ یہ صاحب اپنا نطفہ زمین پر گرا دیتے تھے جسکی سزا میں خدا نے انکو ہلاک کر دیا۔ بیچاری تمر کو یہودا نے کہا کہ جب تک میرا تیسرا بیٹا سیلہ تیرے لائق نہ ہو جاوے۔ تو صبر کر یہ بات اسکو ناگوار ہوئی۔ اور وہ اپنے باپ کے گھر چلی گئی۔ یہودا صاحب کا ایک بھیڑ بکریوں کا گلہ کسی شہر تمنت نام میں تھا وہاں پشم کترنے کو تشریف لے گئے بی تمر صاحبہ نے بھی کہیں سے سن لیا جھٹ بیوگی کے کپڑے اتار دئے اور نیا لباس جوڑا۔ زیور پہن برقع اوڑھ اپنے سسرے سے بھی پہلے تمنت کے رستہ پر جا بیٹھی۔ یہودا صاحب سمجھے کہ کوئی کسبی ہے۔ منہ میں پانی بھر آیا اس سے درخواست کی کہ چلیئے مجھ سے خلوت کیجئے۔

تمر۔ ہوں۔ خلوت کیجئے۔ پہلے بتلائے تو دیجئے گا کیا ؟۔

یہودا۔ گلہ سے ایک بکری کا بچہ بھیجدونگا

تمر۔ مجھے تمہاری بات پر اعتبار نہیں۔ پہلے یہاں بطور گرو کے کچھ رکھہ جاؤ

یہودا۔ فرمائے کیا رکھوں۔

تمر۔ یہ اپنی چھاپ بازو بند اور لاٹھی۔

یہودا۔ لیجئے حاضر ہے۔

اسکے بعد اپنی بہو سے منہ کالا کیا اور اسی کے حمل سے دو توام بیٹے پیدا ہوئے جنمیں سے ایک کا نام پھارس ہے اور اسی کی نسل سے یسوع صاحب بھی عالم شہود میں آئے (مفصل دیکھو پیدائش ۳۸ باب)

لطیفہ (۳)

اس نسب نامہ میں داؤد کی بابت لکھا ہے کہ اُن سے سلیمان اس عورت کے شکم سے جسکا نام بنت سبع ہے جو پہلے حتی اوریاہ نام ایک وفادار سپاہی کی جاہتی بیوی تھی۔ جو داؤد کی فوج شاہی میں ملازم تھا۔ اس بنت سبع کا قصہ بھی نہایت عجیب اور دردناک ہے۔ خداوند کریم نے داؤد کو ایک عظیم الشان سلطنت کا بادشاہ بنایا تھا اور تمام سامان عیش و آرام کے عطا فرمائے تھے آپ کے حرم سرا میں (۹۹) بیویاں تھیں تسپر بھی سموئیل ۲ باب ۱۱ آیت ۲ میں لکھا ہے کہ ایک شام کو آپ بادشاہی محل کی چھت پر ٹہل رہے تھے کہ دور سے ایک خوب صورت خوش اندام عورت کو ننگی نہاتے ہوئے دیکھ لیا۔ بس اور کیا تھا لٹو ہو گئے لگے تاصد پر قاصد دوڑانے جوں توں کر کے اسی شام کو اُسکو محل شاہی میں منگایا اور اس سے ہم بستری کی۔ جب حضرت کو کہیں چین پڑا اسی پر بس نہیں کیا اس کے خاوند کو بھی اپنے سپہ سالار یواب نام کی معرفت قصداً مروا ڈالا۔

بائبل میں بحوالہ مذکور اس عورت کی بیکسی اس کے خاندان کی وفاداری۔ تسپر حضرت داؤد کی یہ حرکت دیکھکر ایک خدا ترس۔ حق شناس انسان کو رونا آجاتا ہے۔

کیا خوب ہوتا اگر حضرت متی ایسے نسب ناموں سے جو مثل آوہ کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے کے مطابق ہیں مسیح کو معذور رکھتے۔ اور اسکو ابن خدا ہی لکھدینے پر اکتفا کرتے سبحان اللہ خداوند کریم دانا و بینا نے مخالف اسلام و بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سزا میں امت مسیح کے اپنے ہی ہاتھوں سے یہ سارے ندامت کے سامان مہیا کر دئے ہیں۔ ورنہ کیا انبیاء سابق اور کیا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی ذات ان اتہامات اور افتراؤں سے مبرا اور منزہ ہے

فاعتبروا یا اولی الابصار

نئی تالیف

ایک آریہ نے اسلام پر عقلی نظر کے عنوان سے ایک ٹریکٹ شایع کیا ہے جس میں اسلام کے اصول توحید پر نکتہ چینی کی ہے اس ٹریکٹ کا جواب حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کی نگرانی اور اصلاح سے خاکسار ایڈیٹر الحکم نے لکھا ہے اور طبع ہو رہا ہے قابل دید رسالہ ہے ۱۵ اکتوبر سے شایع ہو جاوے گا اہل دول متعدد جلدیں خرید کر شایع کریں قیمت ۱۰/ فی جلد بلا محصولڈاک

حضرت حکیم الامت کے ارشادات

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا دنیا پر کسی نے یہ احسان نہیں کیا کہ **شراب** کو جو جماع الاثم یعنی ساری بدیوں کی جامع ہے حرام فرمایا۔

ہر بد اخلاقی شراب سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں نے اس بات پر سوال کیا ہے کہ قرآن شریف سے صراحتہً شراب کی حرمت کہاں سے ثابت ہے؟ میرے نزدیک تین زبردست وجوہ حرمت شراب کے ہیں۔

اول یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم **استدلال بالاولیٰ** سے زیادہ کام لیتا ہے۔ قرآن کریم نے ہر اثم کو حرام فرمایا ہے اور شراب کو اثم کبیر قرار دیا ہے پس شراب بطریق اولےٰ حرام ہوئی۔

دوم - عام دربار سلطانی میں جہاں سب کو جانے کی اجازت ہوتی ہے اگر کسی شخص کو روکا جاوے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص بہت ہی زیر عتاب ہے۔ جب کہ عام دربار میں جانے سے روکا گیا انسان بہت ہی ذلیل ہوتا ہے پھر شرابی کو دیکھو حکم ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ مسجد کے قریب نہ جانے پائے جو چیز اسقدر ذلیل کر دیتی ہے اسکا جواز کہاں سے ثابت ہوا۔

سوم - شراب تمام قوی انسانی کو ایک زبردست تحریک کرتی ہے اور اپنا مطلوب چاہتی ہے ہر ایک قوت کا مطلوب بہم پہنچانا محال ہے اس لئے شراب کی حرمت صاف ہے۔

جڑ دل ایمان - نماز اور نیک کاموں سے خط نہیں اُٹھاتا وہ اپنا علاج کرے کیونکہ وہ بیمار ہے جیسے بیمار کو عمدہ سی عمدہ اشیاء بھی اچھی نہیں لگتی ہیں اسی طرح پر وہ دل روحانی بیماریوں میں مبتلا ہے جب کوئی کام کرنے لگو تو چار کی ضرور صلاح لینی چاہئے۔ **اللہ** تعالیٰ کی اجازت **رسول اللہ** صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت **اولوالامر** کی اجازت **اپنے وجدان** - فطرۃ اور عقل کی اجازت۔

مشرک آدمی سچے اسباب تلاش نہیں کرتا اور نہ سچے نتائج حاصل کر سکتا ہے مشرک جہالت ہی میں پھنسا رہتا ہے - شرک سے اختلافات اور منافرات اور نفاق پیدا ہوتے ہیں۔

نماز ایک قسم کا معاہدہ اور حضور الٰہی میں دعا کرنے کا موقع ہے وضو کی حقیقت یہ ہے کہ جب انسان پہلے ہاتھ دھوتا ہے تو اس سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے ہاتھ دھوتا ہوں خصوصاً اُن گناہوں سے جو ہاتھ سے سرزد ہوئے ہیں - پھر منہ میں پانی ڈالکر کُلی کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میں اُن تمام فضول اور واہیات باتوں سے جو منہ سے کی ہیں توبہ کرتا ہوں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اُن جھوٹھی شیخیوں اور عزتوں کو جو ظاہر داری اور تصنع کے لئے کرتا ہے چھوڑتا ہے۔ اور جب منہ کو دھوتا ہے تو بدبو فعلیاں اور بد نظریاں کی تھیں اپنے اپنی آنکھوں اور چہرہ کو جن پر ایک خاص اثر دیکھنے سے پڑتا ہے پاک کرتا ہے اور جب اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو جتنی ظلم ہاتھوں سے کیے تھے اور جسقدر بدکاریاں ہاتھوں سے ظہور پذیر ہوئی تھیں اُن سب سے دست بردار ہوتا ہے اور جب کانوں اور سر پر مسح کرتا ہے تو جتنی بدعملی یا بدکاری کی باتیں سنی تھیں اور اُنکو اپنے سر میں جگہ دی تھی اُن سب کو چھوڑ کر رجوع الی اللہ کرتا ہے اور جب پانوں دھوتا ہے تو پانوں کے گناہوں سے توبہ کرتا ہے

ایڈیٹوریل

ہماری جماعت کے واعظ ضرورہیں

ہم نے بارہا حضرت اقدس حجۃ اللہ فی الارض مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے - کہ اسوقت تک قریباً ہر ایک کام ہمکو خود کرنا پڑتا ہے - چھوٹے چھوٹے سوالات جو ذرا سے تدبر اور غور کے بعد حل ہو سکتے ہیں بعض لوگ ہمارے دوستوں میں سے لکھکر بھیجدیتے ہیں - اور گھبرا جاتے ہیں - اور پھر انکا جواب ہمیں ہی دینا پڑتا ہے میں چاہتا ہوں کہ ہمارے دوست اس کام میں ہمارے مددگار ہوں اور ہاتھ بٹائیں پھر چند روز کا ذکر ہے آپ نے بڑی خواہش اس امر کی ظاہر کی کہ ہماری جماعت کے واعظ دور دراز ملکوں میں پہونچیں اور کلام حق کی تبلیغ کریں یہ ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ صحابہ کرام کسطرح دور دراز ملکوں میں پھیل گئے تھے۔

یہ ارادہ منشا حضور علیہ السلام نے کچھ ایسے لب ولہجہ میں بیان فرمایا کہ اُسی وقت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے عرض کی کہ اگر حضور اجازت دیں تو میں اور حضرت

مولوی نورالدین صاحب شہر بشہر پھریں اور آجکل کے کالجوں کی پیدا شدہ مخلوق میں وعظ کریں۔ حکیم فضل الدین صاحب نے بھی عرض کی کہ مجھے بھی اجازت ہو۔

غرض حضرت اقدس کا منشا ہے کہ متدین اور باعمل واعظ ہماری جماعت میں پیدا ہوں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آپ کا یہ ارادہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر پورا ہوگا اور ضرور پورا ہوگا۔

مگر

ہم چاہتے ہیں کہ اپنی جماعت کو اس عظیم الشان ضرورت کیطرف توجہ دلائیں۔

چند مہینوں کا ذکر ہے کہ ہم نے اخبار الحکم میں دینیات کی شاخ کے متعلق ایک ضروری مضمون لکھا تھا۔ اور عید الضحیٰ کی تقریب پر جو جلسہ ہوا تھا اس میں مجلس تشحیذ الاذہان کے جلسہ میں [illegible] تقریر میں بھی اس مضمون پر زور دیا [illegible] مگر افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اس پر پوری توجہ نہیں کی گئی

حضرت اقدس کا منشا و ارادہ ہے [illegible] اللہ تعالیٰ کا منشا و ارادہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاک ارادوں کا ملا ہیں اور ملائکہ کے پاک ارادے [illegible] ہیں علاوہ ازیں قرآن کریم نے صاف طور پر فرمایا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولئک ہم المفلحون یعنی اے اسلام والو! تم میں سے ایک گروہ ہونا چاہیے جو بھلائی کی طرف بلاویں اور ہر ایک پسندیدہ بات کا حکم کریں اور ہر ایک برائی سے روکیں اور وہی ہیں مظفر و منصور ہونیوالے

اب یہ آیت صریح طور پر اسلامی واعظوں کی ضرورت بتلاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا خاص حکم ہے کہ ایک گروہ اس قسم کا طیار ہو۔

موجودہ زمانہ کے واعظوں نے جو ظلم ڈھایا ہے اور اسلام کو جو صدمہ پہونچایا ہے وہ اس قابل نہیں کہ زبان قلم اسکو بیان کر سکے مہدی معہود اور مسیح موعود کو برحق سمجھنے والو بتلاؤ تو سہی کہ تم نے مسلمانوں کو ان واعظوں کے ہاتھوں سے بچانیکا کیا انتظام کیا؟ کیا اس آیت کی رو سے تمہارا فرض نہیں ہے کہ تم ایک جماعت ایسے واعظوں کی طیار کرو؟ کیا اسوجہ سے بھی مناسب نہیں کہ امام ہمام کا منشا اور دلی آرزو ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ ملک بملک پھیلیں اور جہاں ایکطرف اپنے عملی پاک نمونوں سے اسلام کی عزت اور اپنے سلسلہ کی عظمت کو قائم کریں وہاں دوسری طرف اپنی طلاقت لسانی اور مدلل اور معقول تقریر سے قرآن کریم کے معارف اور حقائق کو دنیا پر روشن کریں اور یوں اللہ تعالیٰ کے جلال رسول کریم کی عزت قرآن حکیم کی عظمت اور خاتم الاولیاء و افضل المجددین حضرت مسیح موعود کی نصرت کرنیوالے ٹھیریں۔

کیا تیس ہزار ۳۰۰۰۰ جاں نثار مریدوں میں سے صرف دو یا تین یا چار آدمی ہی ایسے ہو سکتے ہیں جو اپنی زندگی کو اس راہ میں قربان کریں؟

جبکہ واعظوں کی ضرورت ہے جو اسلام کی واعظ دنیا کی اصلاح کریں اور اس پاک سلسلہ کی بشارت دنیا کے کناروں تک پہونچانے والے ٹھیریں۔ تو پھر سوال یہ ہوگا کہ یہ جماعت طیار کسطرح پر ہو؟

سنو! ہم اس کے جواب میں کیا کہتے ہیں؟ [illegible] واعظ مفید واعظ نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ امام ہمام علیہ الصلاۃ والسلام کی پاک صحبت میں کچھ عرصہ تک رہکر ان فیوضات سے بہرہ ور نہوں جو اس مقدس انسان کے ذریعہ ملتے ہیں اور حسب الارشاد الٰہی کو نوا مع الصادقین جو تقویٰ اللہ کے مدارج کی ایک ہی کلید ہے۔ [illegible] مضمون سے کہ واعظ کے لئے ضروری ہے کہ وہ متقی ہو اور تقویٰ کے حصول کیلئے صادق اور راستبازوں کی معیت اور صحبت ازبس لازمی ہے تو چاہیے کہ ایسے لوگ دارالامان میں آکر امام علیہ السلام سے وہ باتیں سیکھیں جن کو وہ مامور ہوکر آیا ہے۔ پھر یہاں آکر وہ حضرت حکیم الامت کے درس قرآن میں وہ تفسیر سنیں جسے لکھا ہے امام ہم فرماتے

اشتہار

سررشتہ میونسپل

میلہ مال مویشی و اسپان دیوالی ۱۷ اکتوبر سنہ۱۹۰۶ سے شروع ہوکر ۲۶ اکتوبر سنہ۱۹۰۶ تک امرتسر میں قرار پایا ہے اس لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مبلغ دو ہزار دس روپے مال مویشی کو مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے جو مشتہر کی گئی ہے دیا جاویگا۔ اور مبلغ پانسو روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاویگا۔ اگر کسیکو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیجکر منگوالے مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونے چاہئیں ورنہ قابل انعام متصور نہیں ہونگے اور مادہ گاوان قابل انعام کے دودھ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاویگا یعنی ۲۱- ۲۲- ۲۳- اکتوبر سنہ۱۹۰۶ کو دو وقت صبح اور شام دودھ دو ہکر وزن کیا جاویگا اور نیز میلہ اسپان بھی حسب دستور سابق اسموقعہ پر ہوگا۔ فروخت اسپان پر ایک روپیہ فی صدی محصول لیا جاویگا۔ واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو ٹکٹ فیس وقت داخل ہونے احاطہ میں مال کے دیا جاتا ہے وہ بوقت واپسی یعنی باہر نکال لے جانے مویشی کے دروازہ پر واپس لیا جاویگا اور خریدار مال کے پاس رسید بطور سند وصولیابی قیمت کے رہے گی۔

دستخط

المشتہر

مسٹر جے۔ جی۔ ایف صاحب بہادر سکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر

۱۵ ستمبر سنہ۱۹۰۶

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال عینور پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہیئے - المشتہر پروفیسر میا سنگہ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ بار بار اندر کی جھلی کا زخم اور اُسکے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے -

راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بی - ایم رسانگلی صاحب - ایم - بی - ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی -

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگہ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی عمر ۴۵ سال پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں جوزد جوزد دانے نکلے ہوئے تھے اور پرِ وال پڑے ہوئے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اُس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اُس کے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -

راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگہ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے

راقم ڈاکٹر بر جلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہندوستان

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیئے ممیرے کا سرمہ استعمال مفید ہے -

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اُسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۹۵ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع منور احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا